Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۲/۷۷ | جمعرات ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ - ۲۶ امان ۱۳۷۱ ہش - ۲۶ مارچ ۱۹۹۲ء | نمبر ۷۲

کسی گناہ کو چھوٹا نہ سمجھیں

حضرت امام جماعت الاوّل - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے - فرماتے ہیں
"یاد رکھو کسی گناہ کو چھوٹا اور حقیر نہ سمجھو۔ چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے انسان ایک خطرناک اور گھیر لینے والے گناہ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔"

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع اور خصوصی دُعا کی درخواست

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ کی طرف سے ۲۵۔ مارچ ۱۹۹۲ء کو درج ذیل اطلاع ملی ہے - احباب جماعت حضرت بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ کے لئے خشوع و خضوع سے دعائیں جاری رکھیں۔

"جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ مُدّت سے بیمار چلی آ رہی ہیں اور گذشتہ دنوں ہسپتال میں زیرِ علاج رہ کر ابھی چند روز قبل ہی گھر تشریف لائی تھیں۔ پرسوں رات ان کو سانس کی تکلیف ہوئی جس کی وجہ سے اب کل دوپہر اُنہیں دوبارہ ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ رمضان کے بابرکت اور مقدّس دنوں میں جو قبولیّتِ دُعا کے دن ہیں حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ کے لئے خصوصی دُعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنی رحمت کی نظر ڈالے۔ معالجین کی خود راہ نمائی فرمائے۔ اور حضرت سیّدہ موصوفہ کو شفائے کامل عطا فرمائے۔

درخواست دُعا

محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز صاحبہ لکھتی ہیں۔ میرے داماد مصطفیٰ احمد خان صاحب جن کا پتّے کا بڑا آپریشن ہوا ہے خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے اب ان کو آرام ہے۔ مصطفیٰ احمد خان بمعہ اپنی بیگم کے یکم اپریل کو پاکستان کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ سب احباب سے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ خدا تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ ہر طرح خیریت سے پہنچیں اور آئندہ بھی خدا تعالیٰ اس بیماری کے بداثرات سے محفوظ رکھے۔

سانحہ ارتحال

حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان تحریر فرماتی ہیں۔

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی ایک دیرینہ خادمہ محترمہ زینب حسن صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر حسن احمد صاحب ریٹائرڈ PUBLIC ANALYST لاہور کارپوریشن ایک مختصر علالت کے بعد ۲۷ فروری ۱۹۹۲ء بروز جمعرات لاہور میں وفات پاگئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ اس لئے آپ کا جسدِ خاکی تدفین کے لئے ۲۸ فروری بروز جمعہ ربوہ لایا گیا۔ نمازِ مغرب کے بعد مکرم مبارک مصلح الدین صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم میر محمود احمد ناصر صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

محترمہ زینب حسن صاحبہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ایک رفیق حضرت میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور کی نواسی تھیں اور مکرمی عبدالباقی ارشد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ انگلستان کی پھوپھی تھیں۔ آپ نہایت حلیم الطبع۔ منکسر المزاج اور متقی خاتون تھیں۔ لاہور میں لجنہ اماء اللہ کے لئے ربع صدی سے زائد عرصہ تک مختلف عہدوں پر نہایت شاندار دینی خدمات سرانجام دیتی رہی ہیں۔ جنرل سیکرٹری لاہور کے عہدہ پر بھی لمبا عرصہ فائز رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

واقفین کو کوئی نہ کوئی فن سیکھنا چاہیئے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضلِ عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

"ایک دوست نے لکھا ہے کہ واقفین کو کوئی نہ کوئی فن سیکھنا چاہیئے۔ یہ بات نہایت معقول ہے۔ میں نے بعض واقفین کو زمیندارہ کام سکھانے کی ہدایت دی ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں۔ اگر انہوں نے اپنے اندر قابلیت پیدا کر لی تو نہ صرف جماعت میں ان کا وقار بڑھے گا بلکہ یہ فن بھی ترقی کرے گا۔ جب انہیں جماعتوں میں بھیجا جائے گا تو وہ (تربیت) کے ساتھ جماعت کے زمینداروں کی اقتصادی حالت کو بھی بہتر بنا سکیں گے۔ اسی طرح ڈرائیونگ کا پیشہ بہت مفید ہے۔ کالج والوں کو چاہیئے کہ وہ ہر واقف کو ڈرائیونگ کا کام سکھا دیں۔ جن لوگوں کو شوق ہوتا ہے۔ وہ بڑی آسانی سے یہ فن سیکھ لیتے ہیں۔ پھر ڈرائیونگ کا کام سکھانے کے بعد انہیں موٹر مکینک کا کام سکھانا چاہیئے۔ غیر ملکوں میں ڈرائیونگ کا کام جاننے والے کی بہت قدر ہوتی ہے۔ وہاں ڈرائیور ملنا مشکل ہوتا ہے اس لئے اگر کوئی ڈرائیونگ جانتا ہو تو اسے کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔

یورپ کے سفر کے دوران میں میں نے ایک موٹر ڈرائیور سے دریافت کیا کہ یہاں گھروں میں کام کرنے والے ڈرائیوروں کی کیا تنخواہ ہے۔ تو اس نے بتایا کہ یہاں ان کی تنخواہیں ۹۰۰/- روپے ماہوار تک ہیں۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ ٹیکسی ڈرائیوروں کی کیا تنخواہ ہے تو اس نے بتایا کہ ٹیکسی ڈرائیوروں کی تنخواہ ۵۰۰/- روپے ماہوار تک ہے۔ میں نے کہا گھر کے ڈرائیور کو تو دن میں کسی وقت ڈرائیونگ کرنی پڑتی ہے اور تمہیں سارا دن ڈرائیونگ کرنی پڑتی ہے پھر تمہاری اور گھر کے ڈرائیوروں کی تنخواہوں میں اسی قدر فرق کیوں ہے۔ تو اس نے بتایا کہ ہمیں وقتاً فوقتاً انعام بھی ملتے رہتے ہیں اور انعاموں کو ملا کر ہماری تنخواہ ہزار

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاءِ الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶۔ امان ۱۳۷۱ ہش ۲۶۔ مارچ ۱۹۹۲ء

نیکی اور بدی ۔ باریک راہیں

یہ بات تو سَو فیصد درست ہے کہ انسان اچھائی اور بُرائی کے متعلق اپنے دل سے پوچھ لے تو اس کی صحیح سمت کی طرف رہنمائی ہو جاتی ہے۔ اگر دل اس بات سے ڈرے کہ دوسروں کو پتہ نہ چل جائے کہ اس نے کیا کیا ہے تو وہ کام یقیناً نہ کرنے والا ہوگا اور اسے بُرائی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔ اور اگر دل کہے کہ ٹھیک ہے بے شک لوگوں کو پتہ چل جائے تو وہ کام اچھائی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔ لیکن دل سے پوچھنے کے لئے بعض شرائط بھی ہیں اور ان شرائط کی عدم موجودگی میں دل صحیح سمت رہنمائی نہ کر سکے گا۔

سب سے پہلی شرط تو فطرتِ صحیحہ کا ہونا لازم بات ہے۔ اگر فطرت ہی مسخ ہو چکی ہے۔ اور انسان اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ بُری بات کا لوگوں کو پتہ چلے گا تو وہ بُرا بھلا بھی کہیں گے۔ اور اس کا نقصان بھی ہوگا۔ اس صورت میں دل اچھے اور بُرے کی گواہی کس طرح دے سکتا ہے۔ پس فطرتِ صحیحہ کا ہونا لازمی شرط ہے۔

دوسری بات اچھائی اور بُرائی کا علم بھی ضروری ہے۔ اگرچہ عام حالات میں تو اچھائی اور بُرائی خاصی واضح ہوتی ہیں۔ لیکن بعض اوقات ایسا نہیں بھی ہوتا اور اگر ایسا ہو تو دل کی گواہی کا درست ہونا مشکوک ہو جائے گا۔ ہمیں معلوم ہونا چاہئیے کہ اچھائی اور بُرائی کیا ہے۔ اور پھر کسی کام کے کرتے وقت دل سے پوچھا جائے تو یقیناً صحیح جواب ملے گا اور صحیح سمت رہنمائی ہوگی۔

اور تیسری اور خاصی اہم بات یہ ہے کہ اچھائی اور بُرائی کی اہمیت کا بھی علم ہو۔ کس بات کو کتنا سنجیدہ سمجھا جائے یہ بھی فیصلہ کرنے میں ایک اہم عنصر ہوتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان باتوں کی باریک راہوں سے بھی آگاہ ہوں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں

"تقویٰ کے معنی ہیں بدی کی باریک راہوں سے پرہیز کرنا۔ مگر یاد رکھو نیکی اتنی ہی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ مَیں نیک ہوں اس لئے کہ مَیں نے کسی کا مال نہیں لیا۔ نقب زنی نہیں کی۔ چوری نہیں کی۔ بدنظری اور زنا نہیں کرتا۔ ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے۔ کیونکہ اگر وہ ان بدیوں کا ارتکاب کرے اور چوری یا ڈاکہ زنی کرے تو وہ سزا پائے گا۔"

اللہ تعالیٰ ہمیں نیکی اور بدی کی باریک راہوں سے آگاہی بخشے اور انکی اہمیت ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہے تا کہ ہمارا دل ہمیشہ صحیح سمت راہنمائی کرے۔

دھوپ چھاؤں کا کھیل جاری ہے
آج اپنی کل اُن کی باری ہے
ہم کو پتھّر بھی پھول لگتا ہے
پھول اُن کے لئے کٹاری ہے

ابوالاقبال

آغازِ کار ہی مرا اوجِ مآل ہے
مَیں کچھ نہ کر سکا، یہی میرا کمال ہے

بے پَر کی اِس اُڑان سے حیرت زدہ ہیں لوگ
حالانکہ یہ اُڑان بگولوں کی چال ہے

دامن کو دیکھ کے خوش ہو رہا ہوں مَیں
دامن میں جو پڑا ہے وہ غیروں کا مال ہے

تیرا جواب اَور ہے میرا جواب اَور
یُوں تو مِرا سوال بھی تیرا سوال ہے

میرا خیال ہے کہ سُدھر جائے گی یہ قوم
آخر یہ قوم بھی تو خدا کی عیال ہے

ہر بار ایک نام نکلتا ہے ۔ میرا نام
اہلِ ستم سے پوچھئے یہ کیسی فال ہے

دادِ سخن ملی ہے نہ مل پائے گی تجھے
آواز میں تری، تو، نہ سُر ہے نہ تال ہے

آہستہ رَو تو ہُوں مگر آگے کو ہُوں رواں
تُو تیز تیز چل، تری قسمت زوال ہے

رہتا ہوں وصلِ یار کے نشّے میں چُور چُور
ایک ایک دن مرا ایک ایک سال ہے

باتیں بنا کے مَیں نے بہت دُکھ سہے نسیم
سچ پوچھئے تو میری خموشی ہی ڈھال ہے

نسیم سیفی

عنوان مقابلہ مضمون نویسی خدّام سہ ماہی دوم
"مہمان نوازی" —— آخری تاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۹۲ء
(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد خان رفیق

وفات یافتہ احباب سے ملاقات

کیا ارواح سے تعلق پیدا ہو سکتا ہے یا ارواح خود اس جہان کے لوگوں سے تعلق قائم کر سکتی ہیں۔ یہ مسئلہ ایک زمانہ سے قابل حل چلا آرہا ہے۔ عیسائیوں میں بعض فرقے اس بات کے دعویدار ہیں کہ وہ جب چاہیں جس روح کو بھی چاہیں بلا کر ان سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ اور ان فرقوں نے باقاعدہ دھندے کے طور پر یہ کام شروع بھی کر رکھا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی شخص خواہ وہ کتنا ہی بزرگ کیوں نہ ہو۔ اذن الٰہی کے بغیر کسی وفات یافتہ صاحب سے گفتگو نہیں کر سکتا۔ حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ اس کے متعلق ایک دلچسپ واقعہ سنایا کرتے تھے۔ آپ جب ۱۹۲۴ء میں انگلستان تشریف لے گئے تو ایک سپرچولسٹ فرقہ کی عورت آپ کو ملنے آئیں۔ اس نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ جب چاہے اور جس کو چاہے دوسرے جہان سے بلا کر اس سے بات چیت کر سکتی ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ خواب میں ارواح سے ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں اور ارواح سے خوابوں میں یا کشوف میں پیغام بھی موصول ہوتے رہتے ہیں۔ اس قسم کے واقعات سے مذہبی کتب بھری پڑی ہیں۔ میرے ساتھ بھی چند واقعات ایسے ہوئے ہیں جو محیر العقول ہیں اور ارواح کے ساتھ دلچسپ گفتگوئیں ہوئی ہیں۔

۱۹۶۵ء کی بات ہے میں لندن میں تھا۔ میرے ایک کلاس فیلو عبدالکریم بہاری تھے۔ یہ قادیان میرے ہم جماعت بھی تھے اور میرے گہرے دوست بھی تھے اور تعلیم کی تکمیل کے بعد مجھ سے قبل انگلستان آکر بس چکے تھے۔ انہوں نے ایک انگریز خاتون سے شادی کر لی تھی اور بچے بھی تھے ان کی الیکٹرونک چیزوں کی دکان تھی۔ میں اکثر ان کے گھر جایا کرتا تھا اور یہ بھی کثرت سے میرے گھر آتے تھے۔ ایک دن اچانک مجھے ان کی بیگم نے فون پر اطلاع دی کہ کریم بہاری ہارٹ اٹیک کے حملہ سے جاں بحق ہو گئے ہیں۔ میں دوڑا دوڑا ہسپتال پہنچا۔ وہاں عبدالکریم کی نعش پڑی تھی۔ ہسپتال والوں سے معلوم ہوا کہ عبدالکریم اپنی کار مرمت کرانے ایک گیراج پر گئے تھے۔ مکینک کار ٹھیک کر رہا تھا اور عبدالکریم صاحب کرسی پر بیٹھے اخبار پڑھ رہے تھے کہ اچانک یہ ایک طرف کو گر گئے۔ مکینک نے دوڑ کر اٹھانے کی کوشش کی۔ تو معلوم ہوا کہ عبدالکریم اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ فوراً ہسپتال پہنچایا گیا اور لواحقین کو اطلاع کر دی گئی۔ مجھے عبدالکریم کے اس طرح گذر جانے سے بے حد صدمہ ہوا۔ اور میں غم میں نڈھال گھر لوٹا۔ رات بھی اسی غم اور پریشانی میں سویا۔ آنکھ لگی تو خواب میں عبدالکریم صاحب کو دیکھا جو ہشاش بشاش نظر آرہے تھے۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگے۔ میں خاص اجازت لے کر آیا ہوں۔ تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے اور وہ یہ ہے کہ تم میرے بچپن کے دوست ہو اور تم سے مجھے توقع ہے کہ میری بات سن کر اس پر ضرور عمل کرو گے۔ میں نے وعدہ کیا کہ ایسا ہی ہوگا۔ اس پر عبدالکریم نے کہا کہ میں اپنی کار مرمت کرانے گیا تھا اور کرسی پر بیٹھا تھا کہ اچانک اس طرف کو آگیا۔ ضروری بات یہ کرنی ہے کہ میری بیوی انگریز ہے۔ میرے بینک اکاؤنٹ میں اتنی رقم نہیں ہے کہ وہ میرے جنازے اور تدفین کے اخراجات کا انتظام کر سکے اس لئے بحیثیت ایک دوست کے تم یہ تمام اخراجات مہیا کرنے کا بندوبست کرنا۔ یہ کہہ کر عبدالکریم غائب ہو گئے۔ میں صبح اٹھا۔ تو خواب ذہن پر نقش ہو چکی تھی۔ میں دوپہر کو ان کے گھر گیا۔ اور ان کی انگریز بیوی کو الگ کر کے ان سے پوچھا کہ کفن دفن کا کیا انتظام کرنا ہے۔ اس پر وہ رونے لگی اور کہا کہ اس نے اکاؤنٹ آج جا کر دیکھا ہے۔ اس میں صرف آٹھ پونڈ کی رقم ہے اور کفن دفن پر ۱۰۰ پونڈ سے کم ہرگز خرچ نہ ہوں گے اور کہا کہ وہ بے حد پریشان ہیں کہ مالی امداد کہاں سے حاصل کریں میں نے انہیں تسلی دی اور کہا کہ جملہ انتظامات میں کروں گا۔ انہیں کسی قسم کی پریشانی کی ضرورت نہیں۔

دوسرا واقعہ بھی عجیب ہے۔ میرے نہایت پیارے دوست مسٹر اے آر چوہدری ہوا کرتے تھے۔ یہ ایسٹ افریقہ سے منتقل ہو کر لندن میں مستقل رہائش اختیار کر چکے تھے۔ بیت الفضل میں جماعت کی خدمت ان کا اوڑھنا اور بچھونا تھا۔ ساؤتھ آل کے ایک سکول میں یہ ٹیچر تھے۔ انگریزی زبان پر انہیں قدرت حاصل تھی۔ میرے ساتھ رسالہ ہیرلڈ کے جائنٹ ایڈیٹر بھی تھے اور جماعت انگلستان کے جنرل سیکرٹری بھی۔ فنانس کمیٹی کے بھی سیکرٹری تھے آپ کا معمول تھا کہ سکول سے فارغ ہو کر سیدھے بیت الفضل تشریف لاتے اور مشن کے کاموں میں مگن ہو جاتے۔ اور بسا اوقات دیر ہو جانے کی وجہ سے کھانا ہمارے ہاں ہی کھا لیا کرتے تھے۔ ان کا یہ طرز عمل سالہا سال تک جاری رہا۔ غالباً ۱۹۷۶ء میں اچانک ان کی وفات ہو گئی۔ جس رات ان کی وفات ہوئی اس شام بھی انہوں نے کھانا میرے ساتھ کھایا۔ شام ۱۱ بجے تک مجلس عاملہ کی میٹنگ ہوتی رہی جس میں یہ بھی شامل تھے۔ رات دو بجے انہیں ہارٹ اٹیک ہوا۔ ہسپتال پہنچنے سے قبل راہیٔ ملک عدم ہو گئے۔ وفات کے قریباً ایک ہفتہ بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھا۔ خوب خوش تھے۔ میرے دریافت کرنے پر کہ کیا گذری کہنے لگے تین دن کچھ اندھیرا رہا۔ اس کے بعد تو روشنی ہی روشنی ہے اور خوب مزے ہیں۔ پھر کہنے لگے میں خاص اجازت کے بعد آپ کو ملنے آیا ہوں۔ بات یہ ہے کہ میں اچانک اس طرف آگیا اور مجھے یہ موقع نہ مل سکا کہ آپ کی بیگم صاحبہ بلکہ شاید کہا بہن صاحبہ کا شکریہ ادا کروں انہوں نے میرا خیال سگے بھائیوں کی طرح رکھا۔ انہیں میرے جذبات تشکر پہنچا دیں یہ کہہ کر غائب ہو گئے۔

تیسرا واقعہ بھی حیرت انگیز ہے۔ مجھ سے پہلے بیت فضل لندن کے امام چوہدری رحمت خان صاحب تھے۔ فرشتہ سیرت اور فرشتہ صورت انسان تھے۔ کسی سے پرخاش نہ تھی۔ ہر کسی کے خیر خواہ اور ہمدرد انسان تھے۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن رہنے والے انسان تھے۔

۱۹۶۱ء میں یہ بطور امام بیت الفضل تشریف لائے تو میں ان دنوں نائب امام تھا۔ تعیناتی کے وقت ان کی عمر ۴۶ سال اور میری عمر ۳۰ سال تھی۔ عمروں کے اس قدر تفاوت کے باوجود ہمارے درمیان باہمی تعاون محبت اور اخلاص کا ایک نہ ٹوٹنے والا تعلق قائم تھا۔ ۱۹۶۳ء میں انہوں نے اپنے صاحبزادے مسعود احمد کو بھی اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے لندن بلوا لیا مسعود احمد ہو بہو اپنے باپ کی تصویر تھے۔ عمر ۲۴ سال ہو گی لیکن اس عمر میں اعلیٰ کردار۔ حسن اخلاق اور تقویٰ میں دوسروں کے لئے نمونہ تھے۔ لندن یونیورسٹی میں MSC کے لئے داخلہ لیا اور مشن ہاؤس کے ایک کمرہ میں اپنے والد محترم کے ساتھ مقیم ہو گئے ۱۹۶۴ء میں مکرم چوہدری رحمت خان صاحب کا تبادلہ واپس پاکستان ہو گیا۔ رخصت ہونے سے قبل انہوں نے مجھ سے کہا کہ اگر ممکن ہو تو مسعود احمد کی رہائش کا انتظام ۶۳ میلروز روڈ کے BASEMENT میں کر دیا جائے میں نے بڑی خوشی سے انہیں BASEMENT میں مستقل قیام کی اجازت دے دی۔ گویا اوپر مکان میں ہم تھے اور نچلے حصہ میں مسعود احمد۔ مسعود احمد کو اللہ تعالیٰ نے لحن داؤدی عطا فرمایا تھا۔ قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو سب پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ ہماری ہر میٹنگ میں تلاوت کرنے کا اعزاز انہیں کو نصیب ہوتا تھا۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ان کی نیکی اور اخلاص سے بے حد متاثر تھے

جنوری ۱۹۶۵ء کی بات ہے رات بہت طوفانی تھی۔ شدید سردی۔ ہلکی ہلکی برفباری اور اس پر آندھی کی شدت نے ماحول کو کرۂ زمہریر بنایا ہوا تھا۔ اس رات آندھی کے شور اور خوف سے مجھے نیند بھی پوری طرح نہ آئی۔ مسعود یونیورسٹی سے دیر سے آئے۔ مجھے ان کے آنے کا پتہ بھی نہ چلا۔ یوں بھی وہ انتہائی خاموشی سے دروازہ کھولا کرتے تھے۔ مبادا ہمیں اوپر شور سے تکلیف ہو۔ خیر طوفانی رات گذر گئی۔ صبح موسم خاصی حد تک معتدل ہو چکا تھا۔ اگرچہ برف سے سارا علاقہ ڈھکا ہوا تھا۔ میں نے ائیرپورٹ پر ایک دوست کا استقبال کرنا تھا۔ ناشتہ سے فارغ ہو کر ائیرپورٹ جانے کی تیاری میں تھا کہ دروازہ پر بار بار گھنٹی بجنے لگی۔ میں نیچے آیا تو مشن میں پینٹ کا کام کرنے والا ایک شخص بدحواسی کے عالم میں کھڑا تھا۔ یہ اطالوی تھا۔ انگریزی زیادہ نہ جانتا تھا۔ اس نے شدید ہیجانی کیفیت میں کہا MASUD IS DEAD اور مشن کے باہر ایک گڑھے کی طرف اشارہ کرنے لگے۔ پہلے تو مجھے اس کی بات کی سمجھ نہ آئی۔ لیکن پھر جہاں وہ اشارہ کر رہا تھا اس طرف گیا۔ وہاں گڑھے میں مسعود کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میں نے اسے آوازیں دیں اور پھر اسے باہر کھینچنے کے لئے اس کو کندھوں سے پکڑا۔ تو اس کا جسم پتھر کی طرح جم چکا تھا۔ اور بہت بوجھل تھا۔ میں نے فوراً پولیس کو اور ایمبولینس کو فون کیا۔ وہ آئے۔ جب مسعود کو گڑھے سے باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں بجلی کا بلب ٹوٹا ہوا تھا۔ اور بجلی کا کنکشن بھی کٹا ہوا تھا۔ ایمبولینس والے لاش کو لے گئے اور تحقیق شروع ہوئی۔ یہ بات تو واضح

باقی ص۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ۔۔۔ شیخ نذیر احمد حیدرآبادی

محترم سیٹھ معین الدین صاحب

میرے محسن و مشفق ماموں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب احمدی آف چنتہ کنٹہ علاقہ حیدرآباد دکن کی وفات ۲۵ دسمبر ۱۹۹۱ء کو ہوئی۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ نے قادیان میں ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کو صد سالہ تاریخی جلسہ سالانہ کے آخری روز بعد نماز جمعہ وعصر نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں متعدد ممالک سے آئے ہوئے حاضرین جلسہ نے آپکی نماز جنازہ میں شامل ہو کر آپ کی بلندی درجات کے لئے دعائیں کیں۔

آپ کی ایک نمایاں اور امتیازی خوبی یہ تھی کہ آپ ہمیشہ سے اپنے لئے صرف اور صرف احمدیت کو ہی وجہ شہرت بنانا چاہتے تھے۔ کسی دنیوی امتیاز کو خواہ وہ دوسروں کی نظروں میں کتنا ہی قابل عزت و شہرت کیوں نہ ہو۔ کبھی بھی اپنی زندگی میں آپ نے اس کو اہمیت نہیں دی۔ اور اپنے نام کے ساتھ 'احمدی' کا لفظ ضرور رکھا۔ اس کے لئے کسی قسم کی مصلحت کی کبھی پرواہ نہیں کی۔ ہم نے دیکھا کہ وفات کے وقت تک آپ حیدرآباد دکن کے علاوہ صوبائی امیر جماعت صدر انجمن احمدیہ قادیان اور تحریک جدید قادیان کی مجالس کے ممبر تھے۔

۱۹۵۹ء کے سالانہ جلسہ کے موقع پر آپ بمع خاندان ربوہ تشریف لائے تو پہلے میرے غریب خانہ پر قیام کیا۔ پھر حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی (اللہ تعالےٰ آپ سے راضی ہو) نے ازراہ شفقت انہیں تمام افراد خاندان سمیت اپنی قربت بخشتے ہوئے بطور مہمان ٹھہرایا۔ حضرت اُمّ متین صاحبہ نے نہایت خلوص اور محبت سے شب و روز ان کے ہر قسم کے آرام کا خیال رکھتے ہوئے اکرام ضیف کا پورا حق ادا فرمایا۔ اس بات کا ذکر مکرم سیٹھ صاحب نے مجھ سے بار بار کیا۔ اور اسے سارے خاندان کے لئے نہ صرف سعادت سمجھتے بلکہ انعام الٰہی قرار دیتے تھے۔

اگرچہ مکرم سیٹھ صاحب کے ساتھ مجھے زیادہ عرصہ رہنے کا موقع تو نہیں ملا۔ البتہ بچپن سے ہی مجھے آپ کی پدرانہ شفقت حاصل رہی اور آپ نے ہی مجھے بغرض حصول تعلیم قادیان پھر ربوہ بھیجا۔ اور تادم آخر انکا دستِ شفقت میرے سر پر رہا۔ اور ہمیشہ مجھے اپنی دعاؤں اور بے پناہ محبتوں سے نوازتے رہے۔ ۱۹۴۴ء سے مسلسل تقریباً ہر ماہ اپنی خیریت اور حسب ضرورت مشوروں اور نصائح سے مجھے فیضیاب کرتے رہے۔ آپ کی وفات حیدرآباد کی جماعت اور آپ کے خاندان کے لئے عظیم نقصان ہے۔

دین سے دلچسپی

سیٹھ صاحب محترم نہایت بااخلاق دین دار۔ مخلص اور جماعت کے لئے نڈر اور فدائی انسان تھے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں چنتہ کنٹہ میں حاصل کرنے کے بعد قادیان میں مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت تک دینی تعلیم حاصل کی۔

اپنے گاؤں واپس جاکر چھوٹے پیمانہ پر خاندانی ذاتی کاروبار شروع کیا جو خدا کے فضل اور ذاتی محنت اور دلچسپی سے خوب ترقی کر گیا۔

قادیان کے پاک ماحول اور حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی (اللہ تعالےٰ آپ سے راضی ہو) کی خاص توجہ اور نگرانی میں رہنے۔ جید علماء اساتذہ سے تعلیم و تربیت حاصل کرنے اور بانیٔ جماعت احمدیہ کے ابتدائی اور قریبی ساتھیوں کے عملی نمونہ کو قریب سے دیکھتے ہوئے قادیان میں چند قیمتی سال گذارنے کا یہ اثر ہوا کہ ہمیشہ آپ "دین کو دنیا پر مقدم" رکھتے رہے۔ اور کاروبارِ زندگی میں ترقی کرتے چلے گئے۔ آپ کی خواہش تھی کہ اپنے گاؤں میں بھی قادیان جیسا پاک ماحول پیدا ہو اور اس کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے۔ اس کے لئے سب سے پہلے اپنے گاؤں میں اپنے خاندان اور جماعت کے بچوں کے لئے 'مدرسہ احمدیہ' قائم کیا۔ جس میں دنیاوی مروّجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کو خصوصیت سے نصاب میں شامل کیا۔ اور مجھے یاد ہے کہ اکثر آپ ذاتی طور پر اس کی نگرانی کرتے بسا اوقات بچوں کا مختصر سا امتحان بھی لیا کرتے تھے۔

بچوں میں دینی جذبہ پیدا کرنے کیلئے اکثر اجلاس منعقد کرتے۔ انعامات مقرر کرتے اور اس کے لئے اکثر مقابلہ جات کروایا کرتے تھے۔ اس طرح ایسے طلبہ کو جن میں دین و مذہب کی طرف رجحان پایا جاتا۔ قادیان حصول تعلیم کے لئے بھجوایا کرتے تھے اور ان کے ہر قسم کے اخراجات کا سیٹھ صاحب خود ذمہ لیتے تھے۔

جماعت کی تعلیم و تربیت کیلئے جذبہ

سیٹھ صاحب مکرم تمام آئمہ جماعت اور مرکز سلسلہ کے ایک ادنیٰ سے حکم کی تعمیل کو اپنا جزو ایمان سمجھتے تھے۔ اور جب تک اس کی تعمیل نہ ہو جاتی بے چین رہتے تھے۔

حضرت بانی جماعت احمدیہ کے خاندان کے تمام افراد سے والہانہ محبت کا تعلق رکھتے تھے۔ اپنے ہم جماعت و ہم عمر صاحبزادگان سے ہمیشہ تعلق قائم رکھتے اور انہیں اچھے انداز سے نبھاتے تھے۔ اپنے خاندان کی خوشی کی تقریبات میں انہیں اصرار کے ساتھ دعوت دیتے اور ان کی شرکت باعث فخر و برکت سمجھتے تھے۔

آپ نے اپنے گاؤں میں جماعت کی تعلیم و تربیت کے پیش نظر مرکز سلسلہ کی ہدایات کے مطابق تمام تنظیمیں قائم کیں۔ یعنی اطفال الاحمدیہ۔ خدام الاحمدیہ انصار اللہ لجنہ اماء اللہ وغیرہ اور ان کی کارکردگی پر کڑی نظر رکھتے تھے اور وقتاً فوقتاً اپنے تجربہ کے مطابق ان کی رہنمائی بھی فرماتے تھے۔

باجماعت نمازوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ بچوں میں خصوصاً نمازوں کا شوق پیدا کرنے کے لئے گروپ بنائے جاتے تھے۔ انکے مانیٹر پانچوں نمازوں کی حاضری نوٹ کرتے بالآخر مہینہ کے بعد جو لڑکے سو فیصد حاضر ہوتے انہیں انعامات دیا کرتے تھے۔

رمضان المبارک میں خانہ خدا میں افطاری کا خصوصی پروگرام بنایا کرتے تھے۔ پھر ۲۷ ویں رات کو تمام افراد جماعت خانہ خدا میں جمع ہو کر پوری رات شب بیداری کرتے تھے جس میں ذکر الٰہی۔ قرآن خوانی۔ نوافل کی ادائیگی۔ تربیتی وعظ و نصائح۔ درثمین و کلام محمود سے نظموں کا سنانا۔ باجماعت دعائیں نہایت خشوع و خضوع سے ہوا کرتی تھیں۔ اس موقع پر سیٹھ صاحب تمام افراد کو رات بھر بیدار رکھنے کے لئے وقفہ وقفہ سے چائے اور مٹھائی سے تواضع کیا کرتے تھے پھر آخر پر سحری کا انتظام پر تکلف کھانوں سے تمام افراد جماعت کو روزہ رکھوانے کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ آپ کو ابتداء سے ہی خانہ خدا۔ نماز۔ روزہ۔ ذکر الٰہی سے بے پناہ رغبت رہی۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ قادیان کی بیت الاقصےٰ۔ بیت المبارک اور حیدرآباد کے مختلف بیوت الذکر میں نمازیوں کی سہولت کے لئے خصوصی جائے نماز لمبی لمبی دریوں کی شکل میں بنوا کر عطیہ دیا کرتے تھے۔

خدا تعالےٰ نے آپ کی اس نیکی کو ایسا نوازا کہ اپنے گاؤں میں ایک عالیشان پتھر کی پختہ اور خوبصورت بیت الذکر تعمیر کرانے کی آپ کو توفیق بخشی۔ اللہ تعالےٰ اس کو قبول کرے اور تاحیات آپ کو اجر عظیم دے۔ اس خانۂ خدا کے بنیادی پتھر پر حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی (اللہ آپ سے راضی ہو) سے برکت کے لئے دعا کروانے اور پھر اسے واپس پہنچانے کا شرف مجھے حاصل ہوا۔ اتفاق سے اس کی سنگ بنیاد کی تقریب میں شرکت کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

دعوت الی اللہ کا شوق

سیٹھ صاحب محترم کو دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا۔ اس کے لئے اپنے گاؤں اور صوبہ کے بڑے بڑے شہروں میں ہر سال جلسے منعقد کروایا کرتے تھے۔ ان میں مرکز سلسلہ سے جید علماء اور قابل قدر مربیوں کو تقاریر کے لئے بلوایا کرتے تھے۔ جلسہ گاہوں کو دل کھول کر سجایا کرتے تھے یوں لگتا تھا کہ یہاں عید یا جشن کا سماں ہے۔ تمام صوبہ سے آمدہ مہمانوں کے لئے قیام و طعام کا انتظام بڑے وسیع پیمانہ پر اسی انداز سے کیا کرتے تھے جس طرح مراکز سلسلہ میں جلسوں کے مواقع پر ہوا کرتا ہے آپ مرکزی نمائندوں اور سلسلہ کے ہر قسم کے کارکنان کا خصوصاً بے حد احترام و عزت کیا کرتے تھے۔ انکی مہمان نوازی کی ذاتی طور پر خود نگرانی کیا کرتے تھے۔ اس طرح اکرام ضیف کا پورا پورا حق ادا کیا کرتے تھے۔

انتظامی قابلیت

آپ ایک اعلیٰ درجہ کے منتظم تھے۔ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی وفات کے بعد سالہا سال سے تادم آخر حیدرآباد اور پورے صوبہ کے بطور امیر جماعت بڑی کامیابی کے ساتھ فرائض سرانجام دیتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے ذاتی کاروبار پر بھی کڑی نظر رکھتے تھے۔ خدا تعالےٰ نے دین کے ساتھ دنیوی لحاظ سے بھی آپ کے کاروبار کو چار چاند لگائے۔ تقریباً ہر بڑے شہر میں آپ کی برانچیں کام کر رہی ہیں۔

آپ اس لحاظ سے بڑے خوش قسمت تھے کہ آپ کو جماعتی کاموں کو چلانے کے لئے ایک اچھی اور مستعد ٹیم ملی جو جماعت کے نظم و ضبط۔ تعلیم و تربیت۔ مالی قربانیوں میں ترقی کرنے کے لئے آپ کے ساتھ ہمہ تن مستعد رہتی اور پورا پورا تعاون کرتی تھی۔ اور آپ بھی ان کے لئے اپنی خصوصی دعاؤں اور محبتوں سے ہمیشہ بچھے رہتے تھے۔ ان میں سے قابل ذکر محترم عبداللہ صاحب بی ایس سی جو ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ اور قادیان کے تربیت یافتہ اور تجربہ کار قانون دان بھی ہیں۔ انکو موصوف نے شروع سے اخیر تک ہر مرحلہ پر اپنے

باقی صـ۷ـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون۔ سین

شاہ حسین ——— صدر بش

خلیج کی جنگ کی وجہ سے اردن اور امریکہ کے تعلقات خراب ہو گئے تھے اب گذشتہ دنوں اردن کے شاہ حسین نے امریکہ کا دورہ کیا اور صدر بش سے ملاقات کے بعد بتایا گیا کہ ان دونوں سربراہوں نے پھر دوستی کا رشتہ جوڑ لیا ہے اور دونوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اقوام متحدہ نے جنگ بندی کی شرائط عراق کو پیش کی تھیں۔ ان پر مکمل طور پر عمل کروایا جائے۔ دونوں سربراہوں نے اس بات سے اتفاق کیا کہ سیکورٹی کونسل کی جو قراردادیں عراق کے متعلق پاس کی جا چکی ہیں ان پر پوری طرح عمل درآمد نہایت ضروری ہے۔

دونوں سربراہوں نے ایک گھنٹے تک گفت و شنید کے بعد ایک اعلامیہ کے ذریعے اپنے ان خیالات کا اظہار کیا۔ اگرچہ اعلامیہ میں یہ کہا گیا ہے کہ شاہ حسین سیکورٹی کونسل کی قراردادوں پر عمل درآمد کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ لیکن وائٹ ہاؤس کے ایک بیان میں جو بعد میں شائع کیا گیا۔ کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ نے جو عراق پر پابندیاں لگائی ہوئی ہیں اردن ان کی پوری طرح پابندی نہیں کرتا اور یہ بات پریشانی کا باعث ہے۔ ایک سرکاری افسر نے کہا کہ اس بات کے شواہد موجود ہیں کہ اردن کی سرحد سے بعض اشیاء عراق تک پہنچائی جا رہی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اردن عراقی مارکیٹ پر بہت انحصار کرتا ہے۔ اور اقوام متحدہ نے جو تجارتی پابندیاں عراق پر لگائی تھیں ان پر سب سے بعد میں عمل کرنے والا اردن ہی تھا

حال ہی میں سرحدوں کو زیادہ سختی کے ساتھ بند کیا گیا ہے۔ لیکن اس سے پہلے اردن پر خاصی تنقید کی جاتی تھی۔

کہتے ہیں کہ جب بش اور شاہ حسین کی ملاقات شروع ہوئی تو بش نے شاہ حسین کو "میرے دوست" کہہ کر پکارا اور اس طرح دوستی کا دوبارہ آغاز کیا۔ ایک سال تک ان دونوں سربراہوں میں تعلقات کشیدہ رہے ہیں۔ بش نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ میں ہز میجسٹی سے دوبارہ مل کر بہت خوش ہوں۔ یہ اس وقت کہا گیا جب بش اور شاہ حسین تصویر اتروانے کے لئے فوٹوگرافروں کے سامنے کھڑے ہوئے۔ بش نے یہ بھی کہا کہ ایک لمبے عرصے تک ہمارے آپس کے تعلقات نہایت خوشگوار رہے ہیں۔ شاہ حسین میرے دوست ہیں اور میں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ صدر بش نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ جو کچھ ہو چکا ہے ہو چکا۔ اب اس کے متعلق بات کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں یہ کہنا پسند کرونگا کہ اردن نے نہایت جرأت مندانہ اقدام کئے ہیں۔ اور اب وہ مشرق وسطیٰ میں اپنے صحیح مقام پر آ گیا ہے۔

ترکی میں زلزلہ

مشرقی ترکی کے شہر ارزنکان ERZIN CAN میں جمعہ کے روز زلزلے سے ابتدائی گنتی کے مطابق ایک ہزار کے قریب افراد ہلاک ہو گئے۔ وزیر اعظم سلیمان ڈیمرل نے اس حادثے کو ایک آفت سے تعبیر کیا ہے وزیر مملکت عمر بارو تو نے کہا کہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد تین سو سے ایک ہزار تک ہو سکتی ہے۔ لیکن جو صحافی اس وقت اس علاقے سے رابطہ پیدا کر سکے (بذریعہ ٹیلیفون) نے بتایا ہے کہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہو سکتی ہے۔ اس شہر کی کل آبادی ایک لاکھ بیس ہزار ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کی اکثر عمارتیں تباہ ہو گئی ہیں۔ ان میں بعض بڑے بڑے دفاتر اور بڑے بڑے پلازا بھی شامل ہیں جن کے ساتھ ایک ہسپتال بھی زمین بوس ہو گیا۔ ترکی کے سرکاری ریڈیو نے کہا کہ چار سو افراد اس وقت ملبے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ گویا کہ انہیں نکالنے کی کوششیں ابھی تک پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکیں۔ اناطولیہ نیوز ایجنسی نے ارزنکان کے گورنر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایک میڈیکل سکول کے ۶۲ طلباء بھی ملبے میں پھنسے ہوئے ہیں اس زلزلے کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ۱۹۸۳ء کے بعد آنے والے زلزلوں میں یہ سب سے زیادہ شدید تھا۔ رہا تو صرف تیس سیکنڈ تک اور کہتے ہیں کہ ایک دفعہ زمین کو ہلا دینے کے بعد پھر کوئی جھٹکا نہیں لگا لیکن تھا بہت شدید ۶.۸ ڈگری ریکٹر بتایا جاتا ہے۔ بہت سے لوگ عمارتوں کے گرنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے۔ خاص طور پر جب دس بڑی عمارتیں گریں تو ان کے نیچے سینکڑوں افراد دب کر رہ گئے۔ وزیر داخلہ عصمت سزجن ISMET SEZGIN نے کہا کہ ایک ہزار خیمے اور پانچ ہزار کمبل فوری طور پر بھیجے گئے ہیں۔

کہتے ہیں کہ اس شہر کے باشندے اس وقت زیادہ تر خوف سے باہر نکل آئے اور انہوں نے اپنے آپ کو محفوظ کرنے کے لئے کھلے میدانوں میں ڈیرے ڈال لئے ۱۹۳۹ء میں ترکی میں ارجن کین کے مقام پر بہت بڑا زلزلہ آیا تھا جس میں ۳۹۰۰۰ لوگ مارے گئے تھے۔ اور تین لاکھ بیس ہزار رہائش گاہیں تباہ ہو گئی تھیں۔ ارزنکان میں آج سے باون سال قبل جو زلزلہ آیا تھا اسے ریکٹر پر ۸ ڈگری شمار کیا گیا تھا اور اس سے ۳۳۰۰۰ لوگ مارے گئے تھے ۱۹۸۳ء میں ۳۰ اکتوبر کو جو زلزلہ آیا اس میں ۱۳۰۰ جانیں ضائع ہوئی تھیں اور تین ہزار لوگ زخمی ہو گئے تھے ترکی کا کل رقبہ ۷۸۰۰۰۰ کلومیٹر ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس کا ۹۲ فی صدی ایسا علاقہ ہے جو زلزلوں کی زد میں رہتا ہے اور ان علاقوں میں ۹۵ فی صد لوگ رہائش پذیر ہیں۔

عراق / امریکہ

عراق کے نائب وزیر اعظم طارق عزیز تو سیکورٹی کونسل کو یہ یقین دلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ عراق نے سیکورٹی کونسل کی تمام قراردادوں پر پوری طرح عمل کیا ہے۔ اور اب اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس پر اقوام متحدہ نے جو پابندیاں لگائی تھیں ان کو اٹھا لیا جائے لیکن امریکہ نے اپنا بحری بیڑہ خلیج میں پہنچا دیا ہے اور یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عنقریب عراق پر دوبارہ حملہ کیا جائیگا۔ امریکہ اس بات پر اصرار کر رہا ہے کہ عراق نے پوری طرح اپنا زیادہ تباہی والا اسلحہ برباد نہیں کیا اس لئے اس نے اقوام متحدہ کی قراردادوں پر اس طرح عمل نہیں کیا جس طرح اسے کرنا چاہئیے تھا۔ چنانچہ عراق کے اس رویے کے پیش نظر امریکہ کو اصرار ہے کہ نہ صرف اس پر لگائی گئی پابندیاں نہ اٹھائی جائیں بلکہ وہ یہ بھی کہہ رہا ہے کہ عراق پر دوبارہ حملہ کرنے کی ضرورت پیش آ رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عراق کے خلاف امریکہ کے جذبات بش کے کہنے کے مطابق اس وقت تک ٹھنڈے نہیں ہوتے جب تک کہ عراق میں صدر صدام برسر اقتدار ہے۔ اور عراق کی موجودہ پوزیشن کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ صدام حسین کو عراق کی کوئی اندرونی طاقت اقتدار سے الگ نہیں کر سکتی۔ ان کا ہاتھ خاصا مضبوط ہے۔ اور جوں جوں وقت گذرتا جا رہا ہے وہ اپنے اختیارات اور اقتدار کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے جا رہے ہیں۔ اور شائد اسی بات کے پیش نظر امریکہ یہ بات دہرا رہا ہے کہ عراق پر ایک دفعہ پھر حملہ کرنے کی ضرورت پیش آ گئی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس دفعہ بھی امریکہ اپنے کچھ حمایتی ساتھ لے لیکن عرب ممالک میں سے کئی ایسے ممالک ہوں گے جو اب اس سلسلے میں امریکہ کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ انہوں نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ عراق کی تباہی عرب قوم کے ایک حصے کی تباہی ہے۔ اس لئے مناسب معلوم نہیں ہوتا کہ امریکہ کے ساتھ مل کر اس حصے کو تباہ و برباد کیا جائے۔

آسٹریلیا میں امتیازی سلوک

اگرچہ آسٹریلیا اور امریکہ کے دوستانہ تعلقات ہیں لیکن امریکہ نے حال ہی میں حقوق انسانی پر آسٹریلیا کے تعلق میں جو رپورٹ پیش کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ وفاقی اور صوبجاتی حکومتیں یا تو صحیح طور پر اس معاملے میں کام کرنا نہیں چاہتیں یا کر نہیں سکتیں کہ باشندگان آسٹریلیا میں امتیاز کو روکا جا سکے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جہاں تک مقامی باشندوں کا تعلق ہے ان کے ساتھ جو امتیازی سلوک کیا جاتا ہے وہ ظالمانہ ہے اور جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی ہرگز کوئی پرواہ نہیں کی جا رہی۔

آسٹریلیا میں قیدیوں کی زیادہ تعداد سیاہ فام لوگوں کی ہے اور سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اس سلسلے میں نہ صرف کوئی کوشش نہیں کر رہا بلکہ ظاہرہ طور پر وہ ان کے ساتھ بدسلوکی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اگرچہ قانون کے مطابق ظالمانہ اور ذلیل کرنے والی سزائیں تو نہیں دی جا سکتیں لیکن جہاں تک مقامی باشندوں کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ انہیں تنہائی میں بھی رکھا جاتا ہے۔ مار اپیٹا بھی جاتا ہے۔ اور لوہے کے کڑے بھی پہنائے جاتے ہیں۔ اور اسی طرح روشنی سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ افسران کی طرف سے ان لوگوں کے لئے تساہل برتا جاتا ہے اور ان کی کسی صورت بھی پرواہ نہیں کی جاتی۔ اسی طرح دوسری بات کے نتیجے میں کئی اموات واقع ہو گئی ہیں۔ بعض افراد کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان کی فیملی میں جو لوگ قتل ہوئے ہیں انہیں محض اس لئے مارا

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سپورٹس ریلی

طارق اسلام

تیسری سالانہ سپورٹس ریلی حصہ دوم خدام الاحمدیہ پاکستان کا افتتاح مورخہ ۲۸ فروری بروز جمعۃ المبارک صبح ساڑھے آٹھ بجے ایوانِ محمود میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان نے فرمایا جس میں آپ نے کھلاڑیوں کو زریں نصائح فرمائیں۔ اس موقعہ پر نو علاقہ جات سے ۵۶۴ کھلاڑی شامل ہوئے۔

افتتاح کے بعد تمام کھیلوں کے مقابلے ان کی متعلقہ گراؤنڈز میں پروگرام کے مطابق شروع ہو گئے

فٹ بال:۔ فٹ بال کے میچز دارالنصر وسطی اور دارالیمن وسطی کی گراؤنڈز میں کھیلے گئے۔ امسال نو علاقہ جات میں سے آٹھ ٹیموں نے شرکت کی۔ دو پول بنا کر آٹھ ٹیموں کے درمیان میچز کھلائے گئے۔ بارہ پول میچز ہوئے سیمی فائنل اور فائنل میچ ملا کر کل پندرہ میچز ہوئے۔ اس میں کل ۱۲۰ کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔

فائنل میچ یکم مارچ کو صبح ۱۰ بجے ربوہ بمقابلہ علاقہ گوجرانوالہ ہوا۔ یہ میچ دارالیمن وسطی کی گراؤنڈ پر کھیلا گیا جس میں ربوہ کی ٹیم فاتح قرار پائی اور ٹرافی کی حق دار ٹھہری۔ فٹ بال کی اختتامی تقریب کے مہمانِ خصوصی مکرم میجر عبدالقادر صاحب صدر مجلس صحت تھے جنہوں نے اوّل اور دوم آنے والی ٹیموں میں انعامات تقسیم فرمائے۔

والی بال۔ والی بال میں پانچ علاقہ جات کی پانچ ٹیموں نے شرکت کی اس طرح کل ۶۲ کھلاڑیوں نے اس میں حصہ لیا۔ فائنل سمیت کل چھ میچ کھیلے گئے۔ ابتدائی میچز دارالرحمت غربی (منڈی) کی گراؤنڈز میں ہوئے جبکہ فائنل میچ مورخہ یکم مارچ صبح نو بجے گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں علاقہ گوجرانوالہ اور ربوہ کے درمیان ہوا۔ بہت دلچسپ مقابلہ تھا۔ شائقین نے دل کھول کر داد دی۔ علاقہ گوجرانوالہ نے میچ ۳:۲ سے جیت کر ٹرافی حاصل کی۔

والی بال کی تقریب کے مہمانِ خصوصی مکرم چوہدری محمود احمد صاحب بی اے بی ٹی نائب ناظر اصلاح و ارشاد تھے جنہوں نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔

باسکٹ بال۔ باسکٹ بال میں ۹ علاقہ جات میں سے ۴ ٹیموں نے حصہ لیا جن کے درمیان سنگل لیگ کی بنیاد پر میچ کروائے گئے اس طرح فائنل سمیت کل نو میچز کھیلے گئے اس میں کل ۵۴ کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔

فائنل میچ ربوہ بمقابلہ علاقہ راولپنڈی وسرحد کے مابین کھیلا گیا جس میں ربوہ ٹیم فاتح قرار پائی اور ٹرافی کی مستحق ٹھہری۔ فائنل تقریب کے مہمانِ خصوصی مکرم چوہدری محمد علی صاحب تھے جنہوں نے مورخہ یکم مارچ ۱۱ بجے صبح گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں انعامات تقسیم فرمائے

اتھلیٹکس۔ اتھلیٹکس کے تمام مقابلہ جات گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں کروائے گئے۔ اس میں ۹ علاقہ جات کی طرف سے پندرہ ایونٹس میں ۲۹۷ کھلاڑیوں نے شرکت کی۔ یہ مقابلہ جات تین دن صبح ۱۰ تا ۱۲ بجے اور دوپہر ۲ تا ۴ بجے سہ پہر تک ہوتے رہے۔

مجموعی طور پر بہترین اتھلیٹ مکرم ارشد محمود صاحب کراچی قرار پائے۔ علاقہ کی بنیاد پر کراچی اور ربوہ برابر پوائنٹس ہونے پر ٹرافی کی حقدار ٹھہریں۔

اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے یکم مارچ کو تین بجے سہ پہر گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں تشریف لا کر جیتنے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے اور آخر پر کھلاڑیوں کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔

سائیکلنگ۔ سائیکلنگ میں لمبی ریس کا مقابلہ سپورٹس سائیکل اور سادہ سائیکل کے لئے ۱۲۲ کلومیٹر مورخہ ۲۹ فروری بروز ہفتہ ۸ بجے صبح دارالضیافت سے شروع ہوا جس کا ٹریک ربوہ، لالیاں، پل چک ۴۶، سلانوالی، برانہ، ترکھانوالہ، لالیاں، ترکھانوالہ اور ربوہ تھا۔ اس میں کل اٹھارہ کھلاڑیوں نے شرکت کی۔ نو کھلاڑی سپورٹس سائیکل اور نو کھلاڑی سادہ سائیکل ریس میں شریک ہوئے۔ سپورٹس سائیکل میں ربوہ ٹیم اوّل رہی اور سادہ سائیکل میں بھی ربوہ ٹیم اوّل رہی۔

یکم مارچ بروز اتوار ۵ کلومیٹر سپرنٹ ریس ہوئی جس میں ۱۱ سائیکل سوار شامل ہوئے اس میں بھی ربوہ ٹیم نے اوّل پوزیشن حاصل کی اور ٹرافی کی حقدار قرار پائی۔

سائیکلنگ کی اختتامی تقریب کے مہمانِ خصوصی مکرم ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب تھے جنہوں نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے

کبڈی۔ کبڈی میں نو علاقہ جات کی طرف سے ۸ ٹیموں نے شرکت کی۔ کبڈی کے ابتدائی میچز دارالرحمت غربی نزد ضیاء الاسلام پریس کی دو گراؤنڈز میں مورخہ ۲۸، ۲۹ فروری دو پول میں کھیلے گئے۔ اس میں کل ۱۱۵ کھلاڑی شریک ہوئے۔

کبڈی کا فائنل میچ مورخہ یکم مارچ شام ۴ بجے گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں علاقہ لاہور بمقابلہ علاقہ فیصل آباد کھیلا گیا۔ شائقین کی دلچسپی کے باعث گراؤنڈ کے وسیع احاطہ کے اردگرد رسی لگا کر میچ دیکھنے کا انتظام کیا گیا تھا اس میچ کو دیکھنے کے لئے تقریباً پانچ ہزار تماشائی موجود تھے۔ لوگ اردگرد ریڑھے ٹرالیوں اور سائیکلوں کے اوپر کھڑے ہو کر میچ دیکھ رہے تھے۔

کبڈی کا دلچسپ میچ علاقہ لاہور نے جیت کر ٹرافی حاصل کی۔ کبڈی کے اختتامی تقریب کے مہمانِ خصوصی مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبائی پنجاب نے آخر پر کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔

سپورٹس ریلی میں مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے مجموعی ٹرافی ربوہ کے حصہ میں آئی جو مکرم مہتمم صاحب مقامی نگران ربوہ نے وصول کی۔

سپورٹس ریلی سنہ ۱۹۹۲ء حصہ دوم بخیر و خوبی کبڈی کی اختتامی تقریب کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

تھی کہ مسعود بجلی کے کرنٹ سے ہلاک ہوا تھا۔ کیونکہ بلب اور ہولڈر کے قریب بجلی کی تار کا ایک حصہ ننگا تھا۔ اس پر جب پانی پڑا تو کرنٹ سے مسعود جاں بحق ہو گئے۔ لیکن جس سوال نے سب کو پریشان کر رکھا تھا وہ یہ تھا کہ آخر وہ اس طوفانی رات میں پانی سے پُر گڑھے میں کیوں اترے؟ چہ میگوئیاں شروع ہوئیں۔ کسی نے کہا۔ مسعود اداس رہتا تھا اس نے خودکشی کی ہے۔ بعض نے یہ بھی کہا کہ ممکن ہے یونیورسٹی میں کسی کلاس فیلو لڑکی کے عشق میں مبتلا ہو گیا ہو اور چونکہ طبیعت بے حد شرمیلی تھی اس لئے حرفِ مدعا اس کے سامنے زبان پر نہ لا سکا اور خودکشی کر لی وغیرہ۔ غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ یہ سلسلہ جاری تھا کہ ایک دن مکرم مولوی عبدالکریم صاحب نے مجھے فون کیا اور کہا کہ انہوں نے ایک عجیب خواب دیکھی ہے انہوں نے خواب میں مسعود کو دیکھا۔ انہوں نے مکرم مولوی صاحب کو بتایا کہ میں خاص اجازت لے کر آیا ہوں تاکہ میرے بارہ میں جو باتیں ہو رہی ہیں ان کو ختم کروں۔ پھر مسعود نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ لوگ ان کی کردار کشی کر رہے ہیں پھر اصل واقعہ یوں بتایا کہ میں رات کو دیر سے یونیورسٹی سے آیا۔ سخت طوفانی رات تھی جب میں BASEMENT اپنے کمرہ میں داخل ہوا تو فرش پر پانی آ رہا تھا۔ میں نے یہ دیکھنے کے لئے کہ پانی کہاں سے آ رہا ہے۔ ہولڈر کے ساتھ لگے ہوئے بلب کو لے کر دیکھنا شروع کیا تو معلوم ہوا کہ میرے کمرہ کے باہر گڑھے سے پانی اندر آ رہا ہے۔ میں بلب ہاتھ میں پکڑے گڑھے میں اتر گیا تاکہ پانی کے اندر آنے کو روک سکوں۔ ایک زبردست کرنٹ مجھے لگا اور میں یہاں آ پہنچا۔ بس اتنی سی بات کو لوگوں نے تبنگڑ بنا لیا ہے یہ کہہ کر مسعود نظروں سے غائب ہو گئے۔ میں نے اگلے دن جماعتی میٹنگ میں یہ خواب احباب کو سنا کر ان سے درخواست کی کہ اب چہ میگوئیوں کے اس سلسلہ کو ختم کر دینا چاہیئے۔ مسعود کی اچانک اور جواں مرگ وفات پر ان کے والد چوہدری رحمت خان صاحب نے صبر کا ایک مثالی نمونہ دکھایا۔ ایک لفظ ناشکری اور بے صبری کا زبان پر نہ لائے۔ اور مولیٰ کی رضا پر راضی ہونے کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

گیا ہے کہ وہ سیاہ فام تھے۔ ایسی کئی مثالیں سامنے آئی ہیں جہاں باپ سفید ہے اور اس کی بیوی لوکل ہونے کی وجہ سے سیاہ فام اور ان کی اولاد بھی سیاہ فام ہے۔ اور اس اولاد کو مارا پیٹا بھی جاتا ہے اور بعض سفید فام لوگ ان کے بعض افراد کو قتل بھی کر دیتے ہیں۔

بقیہ: صفحہ ۷ سے آگے

اس وقت مجھے مبلغ /۱۲۹۷ ڈالر ماہوار بصورت ملازمت وغیرہ مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ الجمیل بنت ڈاکٹر عبدالاحد ساکن U.S.A گواہ شد نمبر ۱۔ محمد اکرام الحق جتالہ وصیت نمبر ۲۵۴۰۰۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمود عبداللہ خان ساکن U.S.A

جب کوئی نماز کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو وہ اسی وقت سے ہی نماز میں شمار ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۷۹ میں فواد محمود خان ولد خان بشیر احمد خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوسلو ناروے بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱-۷-۱۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۹۰۰/- کرونز نارویجن ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد- فواد محمود اوسلو ناروے۔ گواہ شد نمبر ۱- مظفر احمد صابر اوسلو ناروے۔ گواہ شد نمبر ۲- رائے عبد القدیر وصیت نمبر ۲۱۰۱۶-

مسل نمبر ۲۸۳۸۰ میں فائزہ فواد زوجہ فواد محمود خان صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال بیعت ۱۹۶۹ء ساکن اوسلو ناروے بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱-۷-۱۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۱۰،۰۰۰/- روپے۔ (۲) زیورات طلائی وزنی ۲۰ تولہ مالیتی بائیس ہزار کرونز اس وقت مجھے مبلغ ۲۹۰۰/- نارویجن کرونز مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ- فائزہ فواد بنت سید ایوب شاہ دار الرحمت غربی ربوہ حال اوسلو ناروے۔ گواہ شد نمبر ۱- مظفر احمد صابر اوسلو ناروے۔ گواہ شد نمبر ۲- رائے عبد القدیر وصیت نمبر ۲۱۰۱۶-

مسل نمبر ۲۸۳۸۱ میں امۃ الجمیل بنت ڈاکٹر عبد الاحد صاحب قوم اوایس پیشہ ٹیچر عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امریکہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹۱-۷-۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) دو پلاٹ برقبہ ۱ مرلہ فی پلاٹ واقع سکیم راولپنڈی ماڈل ٹاؤن نیو سکیم لاہور مالیتی ایک لاکھ اسی ہزار روپے (۲) ڈائمنڈ رنگ ۵ عدد مالیتی ایک ہزار ڈالر۔ (۳) طلائی چین اور دو عدد انگوٹھیاں مالیتی تین صد ڈالر۔

باقی ص۶ پر

بقیہ: ص۴ سے آگے

ساتھ رکھ کر جماعت کی ترقی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے۔

دوسرے آپ کے چھوٹے بھائی محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب جو آپ کے ساتھ ہر لحاظ سے مال۔ وقت کی قربانی دے کر ہمہ وقت مستعد رہتے۔ میری خصوصیت سے ان کے لئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے بڑے بھائی کے نقش قدم پر گامزن رہتے ہوئے دین کی راہ میں زیادہ سے زیادہ ہر ممکن خدمت کی توفیق دے۔ ان کے علاوہ بے شمار مخلص اور فدائی قسم کے کارکن آپ کے ساتھ جماعتی انتظامیہ میں ہمہ تن مستعد رہتے۔ جن کی وجہ سے آپ اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوئی دقت یا پریشانی محسوس نہ کرتے تھے بلکہ آپ کو اپنے ذاتی کاروبار کو دیکھ بھال کا بھی موقع فراہم ہو جاتا تھا۔

نظام وصیت کیلئے جدوجہد

آپ کی ہر وقت خواہش ہوتی تھی کہ جماعت کا ہر شخص موصی بنے۔ اس کے لئے اپنے گاؤں اور خاندان میں کوشش کر کے کافی کامیابی بھی حاصل کی۔ جو موصی حضرات فوت ہو جاتے انکے جنازوں کو قادیان بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے لے جانے کا خود اہتمام کرتے تھے میرے علم کے مطابق آپ نے اپنی تمام اولاد کی وصیت کروا کر حصہ جائیداد کی ادائیگی کا فرض سرانجام دیا ہے۔ یہ ایک اعلیٰ قابل تقلید نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نیکی کو قبول فرمائے۔

صلہ رحمی کا اعلیٰ نمونہ تھے

یوں تو سیٹھ صاحب میں بے شمار اوصاف حمیدہ پائے جاتے تھے۔ اختصار کی خاطر آخر پر آپکی ایک نمایاں صفت صلہ رحمی کا ضرور تذکرہ کرونگا۔ یہ دراصل ان کے والد حضرت سیٹھ محمد حسین صاحب سے ورثہ میں ملی تھی۔ آپ غیر معمولی خوبیوں کے مالک تھے۔ ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہوتی کہ اپنے گھر کے علاوہ پورے گاؤں۔ خاندان۔ تمام افراد جماعت کے ذاتی حالات سے بھی آگہی رکھتا ہو۔ لیکن یہ بات آپ میں تھی کہ ہر شخص سے ذاتی حیثیت سے تعلق رکھتے تھے۔ ہر ایک کی خوشی۔ غمی۔ بیماری پریشانی میں آپ نہایت خوش دلی کے ساتھ انکے ساتھ شریک ہو جاتے تھے آپ کو ہر ایک گھرانے کے بارہ میں پتہ ہوتا تھا کہ کس کو اس وقت مالی امداد کی ضرورت ہے۔ اور کس کو اخلاقی حوصلہ افزائی کی۔ ہر شخص ہی آپ کو اپنا سرپرست سمجھتا تھا۔ بیروزگاروں کو روزگار کے وسائل ممکنہ حد تک ضرور مہیا کرتے تھے۔ ناداروں کو اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے لئے بہتر ذرائع بتاتے۔ بیوگان اور یتیموں کا خیال اس طرح کرتے تھے کہ کسی کو کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔ از خود ان کا انتظام ہو جایا کرتا تھا۔ کسی کے گھر فوتیدگی ہو جائے تو آپ فوراً تجہیز و تکفین اور تدفین کا ایسا خاموشی سے انتظام کرواتے کہ گھر والوں کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو اور کسی پر مالی بوجھ کا احساس تک نہ ہونے دیتے۔ حتی المقدور اپنے پاس سے ہی اخراجات کرتے تھے۔ اس کے بعد تالیف قلب کے لئے ہر ممکن طریق اختیار کرتے یوں ہر ایک کے دل سے سیٹھ صاحب کے لئے دعائیں نکلتیں۔ اور اسی کو آپ اپنی زندگی کا سرمایہ سمجھتے تھے۔

عیدین کے موقعہ پر دوپہر کا کھانا تمام افراد جماعت ایک دسترخوان پر آپ کے گھر جمع ہو کر کھاتے۔ بچوں کو خوشی خوشی عیدیاں بھی دیتے۔ جس سے آپ کو دلی طمانیت حاصل ہوتی تھی۔

افراد جماعت میں باہمی محبت و یکجہتی پیدا کرنے کے لئے اکثر مواقع پر پکنک کا پروگرام بناتے جس میں ہر خورد و کلاں شریک ہو کر زندگی کی خوشیاں سمیٹتا۔ مختلف کھیلوں کے مقابلہ جات بھی کروایا کرتے تھے اس طرح سب کو ایک جگہ خوشگوار ماحول مہیا ہو جایا کرتا تھا۔

جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے تیاری

جلسہ سالانہ قادیان پر جانے کے لئے مقررہ تاریخوں سے کئی ماہ پہلے زیادہ سے زیادہ افراد کو ساتھ لے جانے کے لئے پروگرام ترتیب دیتے تھے۔ جو لوگ مالی لحاظ سے کمزور ہوتے انکو حوصلہ دیتے کہ استقلال کے ساتھ تیاری کریں۔ رقم جمع کرنے کی تلقین کرتے وغیرہ وغیرہ۔ اور ہر سال اپنی جیب خاص سے چند ایسے لوگ کو اپنے ساتھ قادیان جلسہ پر ضرور لے جاتے جو مالی لحاظ سے استطاعت نہ رکھتے ہوں اور خواہش رکھنے کے باوجود قادیان کی زیارت ایک دفعہ بھی نہ کر سکے ہوں۔ اس طرح سالہا سال کی آپکی کوشش اور قربانی کے نتیجہ میں بے شمار ایسے افراد قادیان کی زیارت کر چکے ہیں جو سیٹھ صاحب کے لئے مقامات مقدسہ میں جا کر دلی دعائیں دیتے۔

الغرض سیٹھ صاحب دینی و دنیاوی لحاظ سے ایک قابل تعریف اور قابل تقلید انسان تھے۔ نہایت با اخلاق، با عمل اور احمدیت کے سچے فدائی تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ کے علاوہ چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ خدا کے فضل سے سب ہی شادی شدہ اپنے اپنے گھروں میں خوش اور برسر روزگار ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ صوبہ سندھ میں گذشتہ روز تخریب کاروں نے چار مختلف مقامات پر قدرتی گیس کی پائپ لائن اڑا دی۔ جس سے کراچی اور دوسرے اہم صنعتی مقامات کو گیس کی فراہمی بری طرح متاثر ہوئی۔ گیس کی اس پائپ لائن کو چار مقامات پر دھماکے سے اڑا دیا گیا جو بلوچستان میں سوئی کے مقام سے لے کر سارے سندھ میں پھیلی ہوئی ہے۔

○ ۲۳ مارچ کو یوم پاکستان ملک بھر میں شایان شان طریقے سے منایا گیا۔ ملکی سالمیت و خوشحالی اور عالم اسلام کے اتحاد کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ ثقافتی سماجی اور سیاسی تنظیموں نے تقریبات منعقد کیں۔ اسلام آباد میں فوجی پریڈ بارش کی وجہ سے منسوخ کر دی گئی۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے کہا ہے کہ جس طرح نظریہ پاکستان کو تحریک پاکستان میں خاص مقام حاصل ہے اسی طرح قرارداد مقاصد کو بھی پاکستان کی تعمیر و ترقی اور تاریخ میں نمایاں اہمیت حاصل ہے۔

○ وزیر اعظم پاکستان نے کہا ہے کہ عدلیہ کا احترام اور وقار ان کی حکومت کی پالیسی کا سنگ میل ہو گا۔ ملک میں وسائل کے موجودہ بحران کے باوجود عدلیہ کی ہر ضرورت اس کے احترام اور مقام کے مطابق ہم پوری کریں گے۔

○ وزیر اعظم پیر کو خراب موسم کی وجہ سے گلگت نہیں جا سکے جہاں انہوں نے بیت المال سے ضرورت مندوں میں امداد تقسیم کرنا تھی۔

○ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ نے بدعنوانی نا اہلی اور نامناسب طرز عمل کے الزام میں ۲ ججوں کو برطرف کر دیا۔ برطرف ہونے والوں میں سرگودھا کے ایڈیشنل سیشن جج اور کوٹ ادو کے سول جج درجہ اول شامل ہیں۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو اپنے وفد کے ہمراہ عمرہ کی ادائیگی کے لئے گذشتہ رات سعودی عرب روانہ ہو گئیں سعودی عرب میں قیام کے دوران وہ وہاں شاہی مہمان کی حیثیت سے رہیں گی۔

○ ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ موجودہ حکمران ملک و قوم کے لئے کینسر بن چکے ہیں۔

○ اے۔پی۔سی کے کنوینر اور پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت دھاندلی کی پیداوار ہے اور اس حکومت کی بنیاد ہی جھوٹ اور منافقت پر رکھی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومت ایک لمحہ کے لئے بھی قابل برداشت نہیں نئے انتخابات کرائے جائیں۔

○ جسٹس افضل ظلہ نے کہا ہے کہ ۱۲ ویں ترمیم سے عدلیہ پر بوجھ بڑھ گیا ہے۔ اور اس کی کارکردگی متاثر ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس قدر جلد ممکن ہو عدلیہ کو انتظامیہ سے علیحدہ کر دیا جائے اور مالی خود مختاری بھی دی جائے۔

○ سی آئی اے سٹاف گلبرگ نے ایک یونین کونسل کے کونسلر کو تشدد کر کے ادھ موا کر دیا اور پھر ملزم کو سٹریچر پر ڈال کر مقامی عدالت میں لایا گیا۔ تو عدالت نے ملزم کا طبی معائنہ کا حکم دیا۔ مگر پولیس نے ملزم کو غائب کر دیا۔

○ علی پور چٹھہ میں منشیات فروشوں کے گروہ کا سرغنہ پولیس مقابلے میں مارا گیا۔ جب کہ پولیس کے پانچ افراد زخمی ہو گئے۔

○ کراچی سے لاہور آنے والی خیبر میل ایک اور خوفناک حادثے سے بال بال بچ گئی۔

○ راولپنڈی میں ایک خاتون نے گذشتہ دونوں بیک وقت چار جڑواں بچوں کو جنم دیا۔ چاروں بچوں اور زچہ کی صحت تسلی بخش ہے۔

○ بتایا گیا ہے کہ حکومت شرعی عدالت کی بالادستی ختم کرنے کے لئے ترمیمی بل پیش کرنے والی ہے۔ مختلف دینی سیاسی جماعتوں نے اس خبر پر سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر شرعی عدالت کی بالادستی کو چیلنج کیا گیا تو حکمرانوں کا جینا دوبھر کر دیں گے۔

○ چنیوٹ میں ڈاکوؤں نے دن دیہاڑے ۲ مسافر بسوں کو لوٹ لیا۔ ملزموں میں سے ایک کا تعلق مشہور خاندان سے ہے۔ واردات کے بعد ڈاکو جنگل میں فرار ہو گئے۔

○ پاکستان کے جان شیر خان نے عالمی چیمپئن آسٹریلیا کے روڈنی مارٹن کو ہرا کر جرمن اوپن سکواش ٹورنامنٹ جیت لیا ہے۔ جان شیر خان کی یہ تیسرے ٹورنامنٹ میں لگاتار فتح ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ عرب لیگ کے وزرائے خارجہ نے سلامتی کونسل سے اپیل کی ہے کہ وہ لیبیا کے خلاف پابندیاں لگانے سے باز رہے قاہرہ میں منعقد ہونے والے اجلاس میں جس میں ۲۶ ممالک کے وزرائے خارجہ نے شرکت کی طے پایا کہ لیبیا طیارے کی تباہی کے مبینہ ملزموں کو عرب لیگ کے حوالے کر دے گا۔ جہاں سے وہ اقوام متحدہ اور اس کے بعد امریکہ یا برطانیہ کے حوالے کئے جا سکتے ہیں۔

○ امریکہ کے ایک مسافر بردار طیارہ میں نیویارک ایئرپورٹ سے اڑنے کے فوراً بعد بایاں پر ٹوٹ جانے کی وجہ سے آگ لگ گئی۔ طیارہ ہچکولے کھاتا ہوا پانی کے تالاب میں جا گرا۔ حادثہ کے نتیجے میں ۲۶ افراد ہلاک اور ۲۶ زخمی ہو گئے۔

○ بھارت نے اعلان کیا ہے کہ وہ امریکہ سمیت دیگر ملکوں کے ساتھ دفاعی کارپوریشن بنائے گا۔ دفاعی کارپوریشن کے قیام سے امریکہ اور بھارت کی بحریہ مشترکہ تربیتی مشقیں بھی کر سکیں گی۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

روپے ماہوار سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ لیکن گھر کے ڈرائیور کو کوئی انعام نہیں ملتا۔ اس لئے اس کی تنخواہ ٹیکسی ڈرائیور سے زیادہ ہوتی ہے۔ پس ڈرائیونگ اور مستری کا کام بہت مفید پیشہ ہے اور کالج والوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے طلباء کو ان پیشوں کی تعلیم دیں۔ ہمارے علماء نے پچھلے بزرگوں کی کتابیں پڑھی ہیں ان میں عموماً یہ لکھا ہے کہ فلاں بزرگ جو بہت بڑے عالم تھے اور دنیا کے کناروں سے لوگ ان کے پاس آتے تھے۔ موزوں کی مرمت کیا کرتے تھے یا جوتیاں گانٹھ کر روزی کمایا کرتے تھے۔ فلاں بزرگ ٹوکریاں بنایا کرتے تھے۔ غرض ہر شخص کوئی نہ کوئی پیشہ جانتا تھا۔ اس چیز کا اہل عرب پر اتنا اثر ہوا کہ آج تک وہ اپنے پیشے گناتے ہیں ان میں چاہے کوئی وزیر اعظم ہو تب بھی اپنے نام کے ساتھ اپنا پیشہ لگائے گا اور اسے وہ بالکل برا نہیں سمجھے گا۔ پس طلباء کو مختلف پیشے سکھانے چاہئیں اس طرح اگر علماء مختلف پیشے سیکھ لیں تو جماعت میں بھی ان پیشوں کی قدر ہو جائے گی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ مارچ ۱۹۵۶ء)

ویوز
ڈیپ فریزر کے
با اختیار ڈیلر ۷۶۱
احمدیہ ماڈرن سٹورز گولبازار ربوہ فون

جدید ہومیو پیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیو پیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں کی (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلو پیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ـــ مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ۔ فون ۷۶۶، ۶۰۷، ۷۷۱